بیان الحواشی

شرح

اصول الشاشی

تالیف

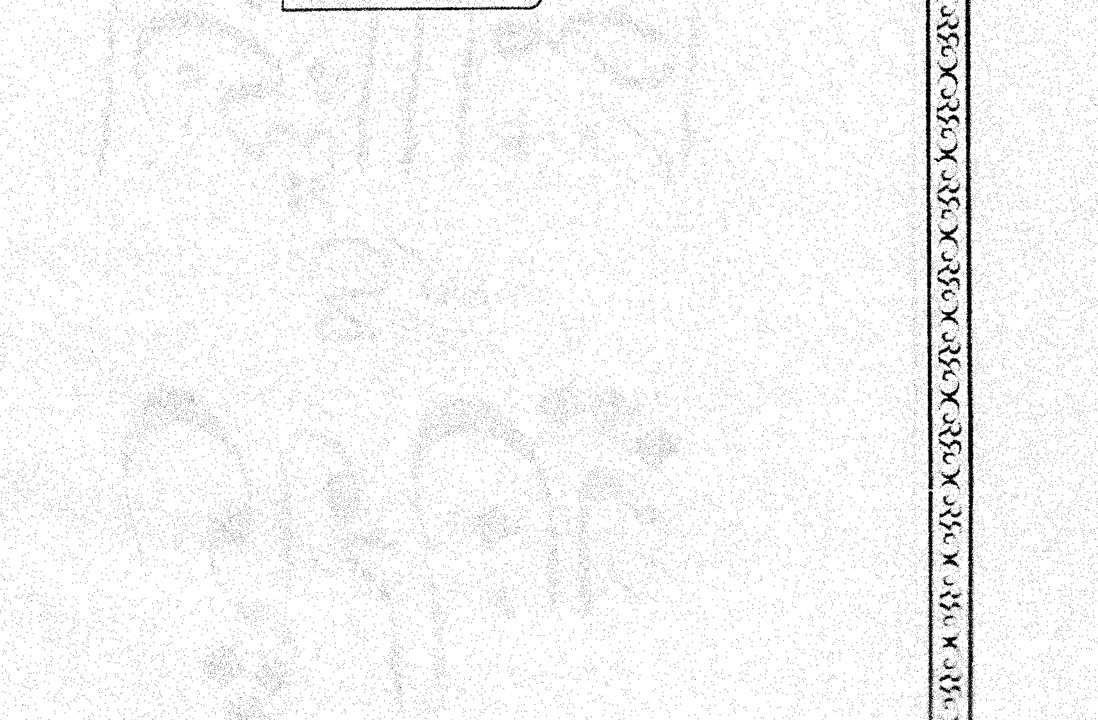
مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی
استاذ دار العلوم دیوبند

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

باہتمام: محمد ادریس اعوان



سلسلہ مطبوعات - ۲

سن اشاعت [illegible]

محمد شاہد اعوان نے

حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اردو بازار لاہور سے شائع کی۔

وَالقسم الثانی من الرواۃ ھم المعروفون بالحفظ والعدالۃ دون الاجتھاد والفتویٰ کابی ھریرۃؓ و انس بن مالکؓ۔ فاذا صحّت روایۃ مثلھما عندك ، فان وافق الخبرُ القیاسَ فلاخفاءَ فی لزوم العمل بہ وان خالفہ کان العمل بالقیاس اولیٰ مثالہ ماروی ابوھریرۃؓ ﴿الوضوء ممامسّتہ النار﴾ فقال لہ ابن عباس ارأیت لوتوضأت بماءٍ سخینٍ أکنتَ تتوضأمنہ فسکت و انما ردّہ بالقیاس اذ لو کان عندہ خبرلرواہ و علیٰ ھذا ترك اصحابناروایۃ ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی مسئلۃ المصراۃ۔

ترجمہ : اور (خبر واحد کے) راویوں کی دوسری قسم وہ حضرات ہیں جو حفظ اور عدالت میں معروف ہیں اجتہاد اور فتوی میں نہیں۔ جیسے ابو ہریرۃؓ اور انس ابن مالکؓ تو جب تمہارے نزدیک ان جیسے حضرات کی روایت ثابت ہو جائے تو اگر وہ خبر قیاس کے موافق ہو تو اس پر عمل لازم ہونے میں کوئی خفاء نہیں اور اگر قیاس کے مخالف ہو تو قیاس پر عمل کرنا اولی ہے۔ اس کی مثال وہ حدیث ہے جو ابو ہریرۃؓ نے روایت کیا۔ کہ اس چیز سے وضو (واجب ہے) جس کو آگ نے چھوا ہو، تو ان سے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا، تمہاری کیا رائے ہے اگر تم نے گرم پانی سے وضو کیا ہو، تو کیا تم اس کی وجہ سے وضو کرو گے۔ تو ابو ہریرۃؓ خاموش ہو گئے۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے اس حدیث کو قیاس سے رد کیا اس لئے کہ اگر ان کے پاس کوئی حدیث ہو تو اس کو روایت کرتے۔ اور اسی اصل کی بناء پر ہمارے اصحاب (حنفیہ نے) مصرات کے مسئلہ میں ابو ہریرۃؓ کی روایت کو ترک کیا۔

عہد صحابہ کے راویوں کی دوسری قسم

عہد صحابہؓ میں دوسرے قسم کے راوی وہ حضرات ہیں جن کا حافظہ اور عدالت معروف ہے مگر ان کا فقیہ اور مجتہد ہونا معروف نہیں جیسے حضرت ابو ہریرۃؓ اور حضرت انس ابن مالکؓ ہیں۔ ان جیسے حضرات کی روایت اگر ثابت ہو تو دیکھا جائے کہ قیاس کے موافق ہے یا مخالف ہے، اگر قیاس کے موافق ہے تو ان حضرات کی روایت کردہ حدیث پر عمل لازم ہوگا۔ اور قیاس کی حیثیت مؤید کی ہوگی اور اگر قیاس کے مخالف ہے تو قیاس پر عمل اولیٰ ہے اس کی مثال وہ